قیادت کی میراث

قائد خواہ وہ کسی ملک کا سربراہ ہو، یا کسی قوم کا رہنما، یا کسی تنظیم کا منتظم اعلیٰ ، یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کا کردار بحیثیت قائد لازوال ہوجائے اور وہ اچھی اقدار اور بہتر مثال چھوڑ کر جائے۔ قائدین کی میراث قوموں، ملکوں اور اداروں کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ میراث کے قیام کے لیے ضروری ہے کہ قائد اس وہم سے باہر نکلے کہ اسے سب کچھ معلوم ہے، وہی سب کچھ کرتا ہے، وہ کبھی ناکام نہیں ہوگا، وہ دوسروں سے بہتر ہے، وہ ہر کام کرسکتا ہے۔ اپنے بارے میں لوگوں کے تاثرات اور آرا کو غور سے دیکھنا چاہیے۔ اس سلسلے میں درج ذیل نکات کسی بھی سطح پر قائد کے لیے قابلِ غور ہیں:

۱- لوگ یہ یاد رکھتے ہیں کہ کسی نے ان کی زندگی کو بامقصد، بامعنی، بہتر اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے کیا کیا ہے۔

۲- لوگ قیادت کی خدمت پر مبنی زندگی اور مقصد کے لیے قربانی کے واقعات سے متاثر ہوتے ہیں، جب کہ قربانی سے فرار اور خودغرضی سے متنفر ہوتے ہیں۔

۳- لوگ قیادت میں معلمانہ صفات کے متلاشی ہوتے ہیں، یعنی وہ ان سے نئی بات سیکھنا چاہتے ہیں۔

۴- قیادت میں جذبۂ مشاورت کارفرما ہو، تنقید کے لیے متحمل رویے کا اظہار ہو۔

۵- میراث کا تعلق پایدار تعلقات سے بھی ہے۔ اس کی آبیاری محض نمایشی پسندیدگی کے اظہار سے نہیں بلکہ اعتماد اور اعتبار میں مسلسل اضافے سے ہوتی ہے۔

۶- قیادت مستقبل بینی اور بصیرت کے مظاہرے سے اپنا لوہا منواتی ہے۔ جو دوسروں کو نظر نہ آسکے وہ دیکھ کر پالینا قائد کو میراث عطا کردیتا ہے۔

۷- قیادت اس انفرادیت کا نام ہے جو غرور نہیں بلکہ انکسار میں ڈوبی ہوتی ہے۔ کامیابی کے ساتھ ساتھ ناکامی میں بھی نکھرتی ہے اور مشکلات میں پستی کے بجاے حوصلہ مندی کے ذریعے بلندی کی طرف پرواز کرتی ہے۔

۸- قیادت کا اصل امتحان مشکلات کو عبور کرنا، مخالف قوتوں کو بے اثر کرنا اور رکاوٹوں اور خطرات کے باوجود پیش رفت کرنے میں ہے۔

سنابل العلم